سوال

(108) شادی کے موقع پر اکھاڑامیں جمع کی گئی رقم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہماری برادری میں کوکن میں شادی کی تقریب میں باجہ بجوایا جاتا ہے۔ اورشب گشت میں اس کوزینت کےلئے اکھاڑا بلایا جاتا ہے کیا اس موقع پر اکھاڑے کی آمدنی کا پیسہ مسجد کا گنبد بنانے یا کسی نیک کام میں صرف کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عید کے دن اورشادی کے موقع پر نکاح کے اعلان اور تشہیر کی غرض سے صرف دف بجانا جائز ہے۔ (بخاری مسلم عن عائشہ (احمد ترمذی نسائی ابن ماجہ عن ربیع بنت معوذ بن عفراء طبرانی فی الاوسط عن عائشہ)

مخصوص دن کے علاوہ دوسرے باجے بجوانے نے خواہ وہ ہندوستانی ہوں یا غیر ملکی بدیشی مطلقاناجائز اور ممنوع ہیں۔ راگ اورباجے کی ممانعت بعض آیات قرآنیہ واحادیث کثیرہ سے ثابت ہے اس لئے شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی نے راگ اورباجہ کواپنی بعض تصانیف میں بدعات محرمہ شمار کیا ہے شادی کے موقع پر بغیر باجہ اورراگ کے اکھاڑا بلا کر کشتی کرائی جائے اورلکڑی و بنوٹ کے کرتب دکھائے جائیں اوراس طرح حاضرین اور شرکاہ تقریب کو محظوظ کرکے ان کی مسرت میں اضافہ کیا جائے تو مضائقہ نہیں۔

امام بخاری نے باب الحرب والدرق یوم العید کے حضرت عائشہ کی یہ حدیث روایت کی ہے : قالت کان یوم عید یلعب السودان بالدرق والحرب الحدیث (صحیح بخاری 158/6) حضرت شاہ ولی اللہ صاحب شرح تراجم بخاری میں ترجمة الباب کے متعلق لکھتے ہیں : یشیر الی ان یوم العید یوانبساط وانشراح یغتفر فیہ مالایغتفر فی غیرہ انتہی

قلت : وکذا النکاح محل سرور زمان انبساط ولذا جوزفیہ ضرب الدف والغناء المباح کما ابیح ذلک فی یوم العید فیجوز فی النکاح اظہار المسرة والانبساط بمثل مایجوز فی العید

بغیر باجہ والا اکھاڑا دیکھنے والا اگر اپنی خوشی سے یہ پیسے دیتے ہیں اوریہ آمدنی کرتب اورکشتی دکھانے والوں کا حق نہیں سمجھی جاتی تو اس کے پیسے مسجد کی تعمیر یا نیک کام میں خرچ کرسکتے ہیں۔ آمدنی کا یہ ذریعہ حلال ہے اس لئے اس آمدنی کے حلال اورپاک ہونے میں کلام نہیں ہوسکتا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب النکاح

صفحہ نمبر 240

محدث فتویٰ